

منقالات

قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں

(۴)

یہود و نصاریٰ | قوم فرعون کے بعد ہمارے سامنے بنی اسرائیل اور وہ دوسری قومیں آتی ہیں جنہوں نے یہودیت اور عیسائیت اختیار کی۔ ان کے متعلق یہ تو گمان بھی نہیں کیا جاسکتا کہ یہ لوگ اللہ کی ہستی کے منکر ہوں گے، یا اس کو الہ اور رب نہ مانتے ہوں گے، اس لیے کہ خود قرآن ان کے اہل کتاب ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ ربوبیت کے باب میں ان کے عقیدے اور طرز عمل کی وہ کونسی خاص غلطی ہے جس کی بناء پر قرآن نے ان کو گمراہ قرار دیا ہے؟ اس کا مخرج اخراج قرآن ہی ہے ہمیں یہ بتانا ہے :

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَصْلُوا كَثِيرًا مِّنْ ضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ (المائدہ - ۱۰)

کہو اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور ان قوموں کے فاسد خیالات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے گمراہ ہو چکی ہیں، جنہوں نے بہتوں کو گمراہی میں مبتلا کیا اور خود بھی راہِ راست سے بھٹک گئیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہودی اور عیسائی قوموں کی گمراہی بھی اصلاً اسی نوعیت کی ہے جس میں ان سے پہلے کی قومیں ابتدا سے مبتلا ہوتی چلی آئی ہیں۔ نیز اس سے یہ بھی پتہ چل گیا کہ یہ گمراہی ان کے اندر غلو فی الدین کے راستے سے آئی ہے۔ اب دیکھیے کہ اس اجمال کی تفصیل قرآن کس طرح کرتا ہے :-

لہ غلو کے معنی ہیں حد سے تجاوز کرنا۔ دین میں غلو کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دین میں کسی چیز کا جو مرتبہ جو مقام اور جو حیثیت ہو اس کو اس سے بڑھایا جائے۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ
النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ (التوبہ - ۵)

یہودیوں نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے، اور نصاریٰ نے
کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ
الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ بَنِيَّ
إِسْرَٰئِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ (المائدہ - ۱۱)

کفر کیا ان عیسائیوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی
حالا کہ مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل، اللہ کی بندگی کرو جو میری بھی
رب ہے اور تمہارا بھی۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَلَاثَةٌ
وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهُ وَاحِدٌ

کفر کیا ان عیسائیوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین ہیں کا ایک
حالا کہ ایک الہ کے سوا کوئی دوسرا الہ ہے ہی نہیں۔

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ أَنْتَ
قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوا مِنِّي وَآلِهِ الْهَيْئَةَ مِنْ
دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ
أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ - (المائدہ - ۱۶)

اور جب اللہ نے پوچھا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں
سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی الہ بنا لو؟ تو وہ
جواب میں عرض کرے گا کہ سبحان اللہ! میری کیا مجال تھی کہ میں
وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہ تھا۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ
الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ
لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ
وَلَمَّا كُنُوا سَرَبَانِيَّتَيْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ وَلَا يَأْمُرُكُمْ
أَنْ تَتَّخِذُوا الْمُلُكَةَ وَالنَّبِيَّيْنَ أَرْبَابًا. أَلَمْ تَعْلَمُوا
كُمُ الْكُفْرَ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (آل عمران - ۳)

کسی انسان کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ تو اسے کتاب اور حکم
اور نبوت سے سرفراز کرے اور پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ تم
اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ، بلکہ وہ تو یہی کہے گا کہ
ربانی (خدا پرست)، بہت سی طرح تم خدا کی کتاب میں پڑھتے پڑھاتے
ہو اور جس کے درس دیا کرتے ہو۔ کوئی نبی تم کو کبھی یہ حکم نہ
دے گا کہ ملکہ اور پیغمبروں کو رب بنا لو۔ کیا وہ تمہیں کفر کی تعلیم
دے گا جب کہ تم مسلم ہو چکے ہو؟

ان آیات کی رو سے اہل کتاب کی پہلی گمراہی یہ تھی کہ جو بزرگ ہستیاں — انبیاء، اولیاء، ملائکہ وغیرہ — دینی حیثیتِ قدر و منزلت کی مستحق تھیں، اُن کو انھوں نے ان کے حقیقی مرتبہ سے بڑھا کر خدا کے مرتبہ میں پہنچا دیا، کاروبارِ خداوندی میں انھیں دخل و شریک ٹھہرایا، اُن کی پرستش کی، اُن سے دعائیں مانگیں، انھیں فوق الفطری ربوبیت والوہیت میں حصہ دے رکھا، اور یہ گمان کیا کہ وہ بخشش اور مدد اور گہائی کے اختیارات رکھتے ہیں۔ اس کے بعد اُن کی دوسری گمراہی یہ تھی کہ:

اَتَّخَذُوا اَحْبَابًا مِّمَّهٖمْ وَرُءُفًا مِّمَّهٖمْ

انھوں نے اللہ کے سوا اپنے علماء اور مشائخ کو بھی اپنا

رب بنایا۔

اَسْرَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ (التوبہ - ۵)

یعنی نظامِ دینی میں جن لوگوں کی حیثیت صرف یہ تھی کہ خدا کی شریعت کے احکام بتائیں اور خدا کی مرضی کے مطابق اخلاق کی اصلاح کریں، انھیں رفتہ رفتہ یہ حیثیت دے دی کہ باختیارِ خود جس چیز کو چاہیں حرام اور حلال ٹھہرا دیں اور کتابِ الہی کی سند کے بغیر جو حکم چاہیں دیں جس چیز سے چاہیں منع کر دیں اور جو سنت چاہیں جاری کریں۔ اس طرح یہ لوگ نہی و عظیم الشان بنیادی گمراہیوں میں مبتلا ہو گئے جن میں قومِ نوح، قومِ ابراہیم، عاد، ثمود، اہل مدین اور دوسری قومیں مبتلا ہوئی تھیں۔ اُن کی طرح انھوں نے بھی فوق الطبعی ربوبیت میں فرشتوں اور بزرگوں کو اللہ کا شریک بنایا، اور انہی کی طرح انھوں نے تمدنی و سیاسی ربوبیت اللہ کے بجائے انسانوں کو دی اور اپنے تمدن، معاشرت، اخلاق اور سیاست کے اصول و احکام اللہ کی سند سے بے نیاز ہو کر انسانوں سے لینے شروع کر دیے۔ حتیٰ کہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ:

تم نے دیکھا اُن لوگوں کو جنھیں کتابِ اللہ کا ایک حصہ ملا ہی

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُولُواْ نَصِیْبًا مِّنْ

اور اُن کی حالت یہ کہ جیتلے و طاغوت کو مان رہے ہیں۔

اَلْکِتٰبِ یُوْمِنُوْنَ بِالْحُبِیَّتِ وَ الطَّاغُوتِ۔

کہو، میں بتاؤں تمھیں اللہ کے نزدیک فاسقین سے

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرِّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثْوٰیہٗ

بھی زیادہ بدتر انجام کن کا ہے؟ وہ جن پر اللہ نے لعنت کی،

عِنْدَ اللّٰهِ مَن لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَیْہِ وَ

جَعَلَ مِنْهُمْ الْفِرْدَۃَ وَالْحَنَازِیْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ
أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيلِ

(المائدہ - ۹)

جن پر اس کا غضب ٹوٹا جن میں بہت لوگ اس حکم سے بند رہا

سو ایک بنائے گئے، اور جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی وہ سب سے

بتر درجہ کے لوگ ہیں اور راہ راست سے بہت زیادہ پھٹکے ہوئے ہیں

”جنت“ کا لفظ تمام ادہام و خرافات کے لیے جامع لفظ ہے جس میں جادو، ٹوٹنے، ٹوٹکے، کہانت، فال گیری، سعد و نحس کے تصورات، غیر فطری تاثیرات، غرض ہر اقسام کے توہمات شامل ہیں۔ اور ”طاغوت“ سے مراد ہر وہ شخص، یا گروہ یا ادارہ ہے جس نے خدا کے مقابلہ میں بغاوت و سرکشی اختیار کی ہو اور بندگی کی حد سے تجاوز کر کے خداوندی کا علم بلند کیا ہو۔ پس یہود و نصاریٰ حبیب مذکورہ بالا دو قسم کی گمراہیوں میں پڑ گئے تو پہلی قسم کی گمراہی کا نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ ہر قسم کے توہمات نے ان کے دلوں اور دماغوں پر قبضہ کر لیا، اور دوسری گمراہی نے ان کو علماء و شائخ اور زہاد و صوفیہ کی بندگی سے بڑھا کر ان جباروں اور ظالموں کی بندگی و اطاعت تک پہنچا دیا جو کھلم کھلا خدا سے باغی تھے۔

مشرکین عرب | اب دیکھنا چاہیے کہ وہ عرب کسے مشرکین جن کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے، اور جو قرآن کے اولین مخاطب تھے، اس باب میں ان کی گمراہی کس نوعیت کی تھی۔ کیا وہ اللہ سے ناواقف تھے یا اس کی ہستی کے منکر تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بھیجے گئے تھے کہ انہیں وجود باری کا معترف بنائیں؟ کیا وہ اللہ کو اللہ اور رب نہیں مانتے تھے اور قرآن اس لیے نازل ہوا تھا کہ انہیں حق جل شانہ کی الہیت و ربوبیت کا قائل کرے؟ کیا انہیں اللہ کی عبادت و پرستش سے انکار تھا؟ یا وہ اللہ کو دعائیں سننے والا اور حاجتیں پوری کرنے والا نہیں سمجھتے تھے؟ یا ان کا یہ خیال تھا کہ لات اور منات اور عزیٰ اور ہبل اور دوسرے معبود ہی اصل میں کائنات کے خالق، مالک، رازق اور مدبر و منتظم ہیں؟ یا وہ اپنے ان معبودوں کو قانون کا منبع اور اخلاق و تمدن کے مسائل میں ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ مانتے تھے؟ ان میں سے ایک ایک سوال کا جواب ہم کو قرآن سے نفی کی صورت میں ملتا ہے۔ وہ ہیں بتاتا ہے کہ عرب کے مشرکین نہ صرف یہ کہ اللہ کی ہستی کے قائل تھے بلکہ اسے تمام کائنات کا اور

خود اپنے معبودوں تک کا خالق، مالک و خداوندِ اعلیٰ مانتے تھے، اس کو رب اور ان تسلیم کرتے تھے، مشکلات اور مصائب میں آخری اپیل وہ جس سرکار میں کرتے تھے وہ اللہ ہی کی سرکار تھی، انھیں اللہ کی عبادت و پرستش سے بھی انکار نہ تھا، اُن کا عقیدہ اپنے دیوتاؤں اور معبودوں کے بلے میں نہ تو یہ تھا کہ وہ اُن کے اور کائنات کے خالق و رازق ہیں اور نہ یہ کہ یہ معبود زندگی کے تمدنی و اخلاقی مسائل میں ہدایت و رہنمائی کرتے ہیں چنانچہ ذیل کی آیات اس پر شاہد ہیں:

قُلْ لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، سَيَقُولُونَ لِلَّهِ، قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ۔
قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سَيَقُولُونَ لِلَّهِ، قُلْ أَفَلَا تَسْقُونَ۔
قُلْ مَنْ يُبْدِئُ مَلَكُوتَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُخَيِّرُ وَلَا يُجَاوِزُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، سَيَقُولُونَ لِلَّهِ، قُلْ فَأَنَّى تُسْحَرُونَ، بَلْ أَتَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يَذْكُرُونَ (المونون - ۵)

اے نبی ان سے کہو زمین اور جو کچھ زمین میں ہے وہ کس کی ملک ہے، بتاؤ اگر تم جانتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ اللہ کی ملک ہے۔ کہو، پھر بھی تم نصیحت قبول نہیں کرتے؟ کہو، آسمانوں اور عرشِ عظیم کا رب کون ہے؟ وہ کہیں گے اللہ۔ کہو، پھر بھی تم نہیں ڈرتے؟ کہو، ہر چیز کے شاہانہ اختیارات کس کے ہاتھ میں ہیں اور وہ کون ہے جو پناہ دیتا ہے مگر اس کے مقابلہ میں پناہ دینے کی طاقت کسی میں نہیں، بتاؤ اگر تم جانتے ہو؟ وہ کہیں گے یہ صفت اللہ ہی کی ہے۔ کہو،

پھر کہاں سے تم کو دھوکا لگتا ہے؟ حق یہ ہے کہ ہم نے صداقت اُن کے سامنے پیش کر دی ہے اور یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔

وہ اللہ ہی ہے جو تم کو خشکی اور تری میں چلاتا ہے حتیٰ کہ جس وقت تم کشتیوں میں سوار ہو کر بادِ موافق پر فرحان اور شاداں سفر کر رہے ہوتے ہو، اور پھر یکایک بادِ مخالف کا زور ہوتا ہے اور ہر طرف سے موجوں کے تھپڑے لگتے ہیں اور تم بچتے ہو کہ طوفان میں گھر گئے ہو اس وقت سہلہ اللہ ہی کو پکارتے ہیں

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِ وَجَرْتُمْ يَوْعًا بُرِّيًّا طَبَقَتْ وَفَرَحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوْا أَنَّهُمْ لَبِيطٌ بِهِمْ دَعَوْا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

لَعْنُ الْجَحِيثَيْنَا مِنْ هَذِهِ ۖ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ
فَلَمَّا أَتَيْنَاهُمْ إِذَا هُمُ يَبْكُونَ فِي الْأَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ (یونس - ۳)

ہیں اور اسی کے لیے اپنے دین کو خالص کر کے دعائیں
مانگتے ہیں کہ اگر تو نے اس بلا سے ہم کو بچایا تو ہم تیرے
شکر گزار بندے بنیں گے، مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کو بچا لیتا ہے تو پھر

وہی لوگ حق سے منحرف ہو کر زمین میں بناوت کرنے لگتے ہیں۔

فَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَلَا
الْآيَاتِ ۚ فَلَمَّا بَلَغْتُمْ كُرًّا إِلَى الْبَرِّ اعْرِضْتُمْ
كَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا (بنی اسرائیل - ۷۰)
جو یہ ہے کہ انسان جتنا ناکر ہے۔

جب سمندر میں تم پر کوئی آفت آتی ہے تو اس ایک رت
کے سوا اور جن جن کو تم بچا رکھتے ہو وہ سب گم ہو جاتے ہیں
مگر وہ تمہیں بچا کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم اس سے پھر جاتے

اپنے معبودوں کے متعلق ان کے جو خیالات تھے وہ خود انہی کے الفاظ میں قرآن اس طرح نقل کرتا ہے:

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا
نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ سُرْعًا
وَيَقُولُونَ هُوَ أَوْلَا شُفْعَاءَ وَنَا عِنْدَ اللَّهِ
پھر وہ اپنے معبودوں کے بارے میں اس قسم کا بھی کوئی گمان نہ رکھتے تھے کہ وہ مسائیل زندگی
میں ہدایت بخشنے والے ہیں۔ چنانچہ سورہ یونس میں اللہ اپنے نبی، صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ
ان سے پوچھو، تمہارے پھر اے جو ہے ان شریکوں میں سے
کوئی حق کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی ہے ؟

قُلْ هَلْ مِنْ شَرِكِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى
الْحَقِّ ؟

لیکن یہ سوال سن کر ان پر سکوت چھا جاتا ہے۔ ان میں سے کوئی یہ جواب نہیں دیتا کہ ہاں لات
یا نسات یا غری یا دوسرے معبود ہمیں فکر و عمل کی صحیح راہیں بتاتے ہیں، اور وہ دنیا کی زندگی میں عدل اور
سلامتی اور امن کے اصول ہمیں سکھاتے ہیں، اور ان کے سرچشمہ علم سے ہم کو کائنات کے بنیادی حقائق

کی معرفت حاصل ہوتی ہے تب اللہ اپنے نبی سے فرماتا ہے:

قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِي الْحَقَّ، أَفَمَنْ يَهْدِي
إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يَتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهْدِي
إِلَّا أَن يَضِلَّ؟ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ

(یونس - ۴)

کہو، مگر اللہ حق کی طرف ہدائی کرتا ہے، پھر بتاؤ کون اس بات
کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، وہ جو حق کی طرف
رہنمائی کرتا ہے یا وہ جو ہدائی نہیں کرتا؟ اللہ کہ اس کی رہنمائی
کی جائے انھیں کیا ہو گیا ہے، کیسے فیصلے کر رہے ہو؟

ان تصریحات کے بعد اب یہ سوال حل طلب رہ جاتا ہے کہ ربوبیت کے باب میں ان کی وہ اہلی گمراہی کیا
تھی جس کی اصلاح کرنے کے لیے اللہ نے اپنے نبی کو بھیجا اور کتاب نازل کی؟ اس سوال کی تحقیق کے لیے جب
ہم قرآن میں نظر کرتے ہیں تو ان کے عقائد و اعمال میں بھی ہم کو انہی دو بنیادی گمراہیوں کا سراغ ملتا ہے جو قدیم
سے تمام گمراہ قوموں میں پائی جاتی رہی ہیں۔ یعنی ایک طرف فوق الطبعی ربوبیت و الہیت میں وہ اللہ کے ساتھ
دوسرے الہوں اور ارباب کو شریک ٹھہراتے تھے، اور یہ سمجھتے تھے کہ سلسلہ اسباب پر جو حکومت کا رفرما ہے
اس کے اختیارات و اقتدارات میں کسی نہ کسی طور پر ملائکہ، اور بزرگ انسان، اور جرام فلکی وغیرہ بھی دخل رکھتے
ہیں، اور اسی بنا پر دعا اور استعانت اور مراسم عبودیت میں وہ صرف اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے تھے بلکہ ان
بناؤں کی طرف بھی رجوع کیا کرتے تھے۔ اور دوسری طرف تمدنی و سیاسی ربوبیت کے باب میں ان کا
ذہن اس تصور سے بالکل خالی تھا کہ اللہ اس معنی میں بھی رب ہے۔ اس معنی میں وہ اپنے مذہبی پیشواؤں، اپنے سرداروں،
اور اپنے خاندان کے بزرگوں کو رب بنائے ہوئے تھے اور انہی سے اپنی زندگی کے قوانین لیتے تھے۔ چنانچہ پہلی
گمراہی کے متعلق قرآن یہ شہادت دیتا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ
فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ
فِتْنَةٌ اِنْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ، خَسِرَ الَّذِينَ بَدَّلُوا

انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو خدا پرستی کی سرحد پر کھڑا ہو کہ
اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ فائدہ ہوا تو مطمئن ہو گیا اور جو کوئی تکلیف
پہنچ گئی تو اٹھ پھڑکیا یہ شخص دنیا و آخرت دونوں میں خسارہ

ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ۔ يَدْعُو مَنْ دُونِ
اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُ وَذَلِكَ هُوَ
الضَّلَالُ الْبَعِيدُ۔ يَدْعُو مَنْ خَيْرُهُ أَقْرَبُ مِنْ
نَفْعِهِ، لَيْسَ الْمَوْلَىٰ وَلَيْسَ الْعَشِيرُ۔

(الحج - ۲)

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ
وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ
اللَّهِ، قُلْ اتَّقُوا اللَّهَ يَسْتَكْمِلُ فِي السَّمَوَاتِ
وَلَا فِي الْأَرْضِ، سُبْحَنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ

(یونس - ۲)

قُلْ أَنتُمْ تَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ
فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا (م سجده - ۲)

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ
شَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (المائدہ - ۱۰)

اٹھانے والا ہے اور یہ صریح خسارہ ہے۔ وہ اللہ سے پھر کر
ان کو پکارنے لگتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچانے کی طاقت
رکھتے ہیں اور نہ فائدہ پہنچانے کی۔ یہی بڑی گمراہی ہے۔ وہ
مدد کے لیے ان کو پکارتا ہے جنہیں پکارنے کا نقصان بہ نسبت
نفع کے زیادہ قریب ہے۔ کیسا بڑا مولیٰ اور کیسا بڑا ساتھی۔
یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ نفع پہنچا
ہیں نہ نقصان، اور کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے حضور میں ہمارے سفارشی
ہیں۔ کہو، کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جو اس کے علم میں
نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں؟ اللہ پاک ہے اس شرک سے
جو یہ کرتے ہیں۔

اے نبی! ان سے کہو! کیا واقعی تم اس خدا سے جس نے دو
دن میں زمین کو پیدا کر دیا کفر کرتے ہو اور دوسروں کو اس کا ہمسر
اور مقابل بناتے ہو؟

کہو، کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہارے لیے نقصان
کا کچھ اختیار رکھتے ہیں نہ فائدہ کا؟ حالانکہ سننے اور جاننے والا تو اللہ ہی ہے

یعنی تم اس خیال خام میں مبتلا ہو کہ تمہارے ان معبودوں کا میرے ہاں ایسا زور چلتا ہے کہ جو سفارش یہ مجھ سے کریں
وہیں قبول ہو کر رہتی ہے اور اسی لیے تم ان کے آستانوں پر پیشانیاں رگڑتے اور نذرین چڑھاتے ہو۔ مگر میں تو آسمانوں
اور زمین میں کسی ایسی ہستی کو نہیں جانتا جو میرے دربار میں اتنی زور آور ہو یا مجھے ایسی محبوب ہو کہ میں اس کی سفارش قبول کرنے
پر مجبور ہو جاؤں۔ پھر کیا تم مجھے ان سفارشوں کی خبر دے رہے ہو جنہیں میں خود نہیں جانتا؟ ظاہر ہے، کسی چیز کا اللہ کے علم میں نہ
ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ اس چیز کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔

كَذَٰذَا مَنَّكَ الْإِنْسَانُ حُرَّادَ عَاسٍ يَّهْ
مُنِيْبًا إِلَيْهِ شَرَّادَ اٰخُوْلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسُوْ
مَا كَانَ يَدْعُوْا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اُنْدَادًا
لِّيَفْضَلَ عَنْ مَّسِيْلِهِ (الزمر - ۱)

حرکت اسے اللہ کے راستے سے بھٹکا دے۔

وَمَا يَكْمُرُ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ شَرَّادًا
مَّسْكُمُ الضَّرْفُ فَاِلَيْهِ تَجْمُرُوْنَ شَرَّادًا كَشَفَ
الضَّرْعَ عَنْكُمْ ذَا اَفْرِيقٍ وَمِنْكُمْ يَوْمَ بَقِيَ الشَّرُّ كُوْنُ
لِيَكْمُرُوْا بِمَا اَتَيْنَهُمْ فَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ
وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مَّا رَزَقْنَاهُمْ
تَاللّٰهِ لَئِنْ سَأَلْتُمْ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ (الفل - ۷)

معلوم ہو جائے گا یہ لوگ جن کو نہیں جانتے ان کے لیے ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے جتنے مقرر کرتے ہیں۔ خدا کی قسم جو ان پر
پر دازیاں تم کرتے ہو ان کی باز پرس تم سے ہو کر رہے گی۔

رہی دوسری گمراہی تو اس کے متعلق قرآن کی شہادت یہ ہے:

وَكَذَٰلِكَ سَرَّيْنِ لِكَيْفِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
قَتَلَ اَوْلَادَهُمْ شُرَكَآءُهُمْ لِيُزِدُوْهُمْ

اور اسی طرح بہت مشرکین کے لیے ان کے بندے ہوئے
شریکوں نے اپنی اولاد کا قتل پسندیدہ بنا دیا تاکہ انھیں ہلاکت

سے اللہ کے ہمسر ٹھہرانے لگتا ہے، یعنی پھر یہ کہنے لگتا ہے کہ یہ مصیبت فلاں بزرگ کی برکت سے ملی اور نعمت
فلاں حضرت کی عنایت سے نصیب ہوئی۔

۷۷ یعنی جن کے متعلق انھیں ہرگز کسی ذریعہ علم سے تحقیق نہیں ہو اسے کہ مصیبت کے مٹانے والے اور مشکل آسان کرنے والے
وہ تھے ان کے لیے سکرانے کے طور پر چڑھا دے اور غریب اور نیازیں نکالتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ ہمیں دیے ہوئے رزق میں بھٹکتے ہیں

وَلَيْلِيَسُوا عَلَيُّهِنَّ يَوْمَ يَخْرُجُ (انعام - ۱۶)

میں مبتلا کوس اور ان کے دین کو ان کے بے مشتبہ بنادیں

ظاہر ہے کہ یہاں "شریکوں" سے مراد بت اور دیوتا نہیں ہیں بلکہ وہ پیشوا اور رہنما ہیں جنہوں نے قبل اولاد کو اہل عرب کی نگاہ میں ایک بھلائی اور خوبی کا کام بنایا اور حضرت براہیم و اسماعیل کے دین میں اس رسم قبیح کی آمیزش کر دی۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ خدا کے شریک اس معنی میں قرار نہیں دیے گئے تھے کہ اہل عرب ان کو سلسلہ اسباب پر حکمراں سمجھتے تھے یا ان کی پرستش کرتے اور ان سے دعائیں مانگتے تھے، بلکہ ان کو ربوبیت والہیت میں شریک اس لحاظ سے ٹھہرایا گیا تھا کہ اہل عرب ان کے اس حق کو تسلیم کرتے تھے کہ تمدنی و معاشرتی مسائل اور اخلاقی و مذہبی امور میں وہ جیسے چاہیں قوانین مقرر کر دیں۔

أَمْ لَكُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَكُم مِّنَ

کیا یہ ایسے شریک بنائے بیٹھیں جنہوں نے ان کے بے دین کی

الدِّينِ مَا لَكُم بِأَذْنٍ بِهِ اللَّهُ (الشوریٰ - ۳)

قسم سے وہ قانون بنا دیا جس کا اللہ نے کوئی اذن نہیں دیا ہو

لفظ "دین" کی تشریح آگے چل کر بیان ہوگی، اور وہیں اس آیت کے مفہوم کی وسعت بھی پوری طرح واضح ہو سکے گی، لیکن یہاں کم از کم یہ بات تو صاف معلوم ہو جاتی ہے کہ اللہ کی اجازت کے بغیر ان کے پیشواؤں اور سرداروں کا ایسے ضابطے اور قاعدے مقرر کرنا جو دین کی نوعیت رکھتے ہوں اور اہل عرب کا ان ضابطوں اور قاعدوں کو واجبہ تقلید مان لینا، یہی ربوبیت والہیت میں ان کا خدا کے ساتھ شریک بننا اور یہی اہل عرب کا ان کی شرکت کو تسلیم کر لینا تھا۔

قرآن کی دعوت اگرچہ قوموں کے تخیلات کی یہ تحقیق جو پچھلے صفحات میں کی گئی ہے، اس حقیقت کو بالکل

بے نقاب کر دیتی ہے کہ قدیم ترین زمانہ سے لے کر زمانہ نزول قرآن تک جتنی قوموں کا ذکر قرآن نے ظالم، فاسد العقیدہ اور بد راہ ہونے کی حیثیت سے کیا ہے ان میں سے کوئی بھی خدا کی ہستی کی منکر نہ تھی، نہ کسی کو اللہ کے مطلقاً رب اور الٰہ ہونے سے انکار تھا، البتہ ان سب کی اصل گمراہی اور مشترک گمراہی یہ تھی کہ انھوں نے ربوبیت کے ان پانچ مفہومات کو جو ہم ابتداء میں لغت اور قرآن کی شہادتوں سے متعین کر چکے ہیں، دو حصوں میں تقسیم

کر دیا تھا: رب کا یہ مفہوم کہ وہ فوق الفطری طور پر مخلوقات کی پرورش، خبرگیری، حاجت روائی اور نگہبانی کا کفیل ہوتا ہے، اُن کی نگاہ میں ایک الگ نوعیت رکھتا تھا، اور اس مفہوم کے اعتبار سے وہ اگرچہ رب اعلیٰ تو اللہ ہی کو مانتے تھے مگر اس کے ساتھ فرشتوں اور دیوتاؤں کو، جنوں اور غیر مریٰ قوتوں کو، ستاروں اور سیڑیوں کو، انبیاء اور پیار اور روحانی پیشواؤں کو بھی ربوبیت میں شریک ٹھہراتے تھے۔ اور رب کا یہ مفہوم کہ وہ امر و نہی کا مختار، اقتدار اعلیٰ کا مالک، ہدایت و رہنمائی کا منبع، قانون کا ماخذ، مملکت کا رئیس اور اجتماع کا مرکز ہوتا ہے، اُن کے نزدیک بالکل ہی ایک دوسری حیثیت رکھتا تھا، اور اس مفہوم کے اعتبار سے وہ یا تو اللہ کے بجائے صرف انسانوں ہی کو رب مانتے تھے، یا نظری طور پر اللہ کو رب ماننے کے باوجود عملاً انسانوں کی اخلاقی یا تمدنی اور سیاسی ربوبیت کے آگے سیر اطاعت خم کیے رہتے تھے۔

اسی گمراہی کو دور کرنے کے لیے ابتدا سے انبیاء علیہم السلام آتے رہے ہیں اور اسی کے لیے آخر کار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ اُن سب کی دعوت یہ تھی کہ ان تمام مفہومات کے اعتبار سے رب ایک ہی ہے اور وہ اللہ جل شانہ ہے۔ ربوبیت ناقابل تقسیم ہے، اُس کا کوئی بجز کسی معنی میں بھی کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے۔ کائنات کا نظام ایک کامل مرکزی نظام ہے جس کو ایک ہی خدا نے پیدا کیا، جس پر ایک ہی خدا فرمانروائی کر رہا ہے جس کے سارے اختیارات و اقتدارات کا مالک ایک ہی خدا ہے۔ نہ اس نظام کے پیدا کرنے میں کسی دوسرے کا کچھ دخل ہے، نہ اس کی تدبیر و انتظام میں کوئی شریک ہے اور نہ اس کی فرماں روائی میں کوئی حصہ دار ہے۔ مرکزی اقتدار کا مالک ہونے کی حیثیت وہی اکیلا خدا تھا اور فوق الفطری رب بھی ہے اور اخلاقی، تمدنی اور سیاسی رب بھی۔ وہی تھا رامعبود ہے۔ وہی تھا اے سجدوں اور رکوعوں کا مرجع ہے، وہی تمہاری دعاؤں کا بلداؤی ہے، وہی تمہارے توکل و اعتماد کا سہارا ہے، وہی تمہاری ضرورتوں کا کفیل ہے، اور اسی طرح وہی پادشاہ، وہی مالک الملک، وہی شایع و قانون ساز، اور وہی امر و نہی کا مختار بھی ہے۔ ربوبیت کی یہ دونوں حیثیتیں، جن کو جاہلیت کی وجہ سے تم نے ایک دوسرے سے الگ کیا ہے، حقیقت میں

خدائی کا لازمہ اور خدا کے خدا ہونے کا خاصہ ہیں، انہیں نہ تو ایک دوسرے سے منفک کیا جاسکتا ہے، اور نہ ان میں سے کسی حیثیت میں بھی مخلوقات کو خدا کا شریک ٹھہرانا درست ہے۔

اس دعوت کو قرآن جس طریقہ سے پیش کرتا ہے وہ خود اسی کی زبان سے سینے:

حقیقت میں تمہارا رب تو اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور پھر اپنے تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہو گیا، جو دن کو رات کا لباس اُلٹھاتا ہے اور پھر رات کے تہاب میں دن تیزی کے ساتھ دوڑا کرتا ہے، سورج اور چاند اور تلے سب کے سب جس کے تابع فرمان ہیں۔ سنو! خلق اُسی کی ہے اور فرمانروائی بھی اُسی کی۔ بڑا بابرکت ہے وہ کائنات کا رب۔

ان سے پوچھو، کون تم کو آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے؟ کانوں کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی کس کے قبضہ و اختیار میں ہے؟ کون ہے جو بے جان کو جاندار میں سے اور جاندار کو بے جان میں سے نکالتا ہے؟ اور کون اس کا نگاہ عالم کا نظام چلا رہا ہے؟ وہ فرود کہیں گے، اللہ۔ کہو، پھر تم ڈرتے نہیں ہو؟ جب یہ سارے کام اُسی کے ہیں تو تمہارا حقیقی رب اللہ ہی ہے۔

حقیقت کے بعد گمراہی کے بوا اور کیارہ جاتا ہے؟ آخر کہاں سے تمہیں یہ ٹھوکر لگتی ہے کہ حقیقت سے پھرے جلتے ہو؟

اُس نے زمین اور آسمانوں کو برحق پیدا کیا ہے، رات کو دن پہلے اور دن کو رات پہلے ہی لپیٹتا ہے، چاند اور سورج کو اُسی نے ایسے ضابطہ کا پابند بنایا ہے کہ ہر ایک اپنے مقرر وقت

رَبِّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى
عَلَى الْعَرْشِ، يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ
حَثِيثًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسْتَخِرَاتٌ
بِأَمْرِهِ لَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ
الْعَالَمِينَ (اعراف - ۷)

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
أَمْ مَنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ
مَنْ يُدْبِرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ. فَقُلْ أَفَلَا
تَتَّقُونَ، فَذُرْكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ الْحَقُّ فَمَاذَا
بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ، فَإِنِّي تُصْرَفُونَ (يونس)

حقیقت کے بعد گمراہی کے بوا اور کیارہ جاتا ہے؟ آخر کہاں سے تمہیں یہ ٹھوکر لگتی ہے کہ حقیقت سے پھرے جلتے ہو؟

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ يَكُونُ اللَّيْلُ
عَلَى النَّهَارِ وَيَكُونُ النَّهَارُ عَلَى اللَّيْلِ وَتَسْتَحِرُّ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى.....

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
فَآتَىٰ نَصْرُهُنَّ (الزمر - ۱)

سے ٹھوکر کھا کر پتھر جاتے ہو؟

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ
وَالنَّهَارَ مُبْهِرًا.... ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، فَآتَىٰ تَوَفُّكُنَّ
.... اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا
وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ
وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ، ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ
فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ، هُوَ الْحَيُّ لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ۔

سوا نہیں، اسی کو تم پکارو اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے۔

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ نَارٍ... يُورِجُ
اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُورِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
وَيَسْخَرُ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى
ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ
مِنْ دُونِهِ مَا يَعْبُدُونَ مِنْ ظُلُمٍ إِنْ تَدْعُوهُم
لَا يَسْمَعُوا دَعَاءَكُمْ وَلَا يَسْمَعُوا مَا اسْتَجَابُوا
لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بَشْرًا كَلِمًا (فاطر - ۲)

تک پہلے جارا رہا ہے..... یہی اللہ تمہارا رب ہے، بادشاہی
اُسی کی ہے، اُس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں، آخر یہ تم کہاں

اللہ جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اس میں تم سکون حاصل
کرو اور دن کو روشن کیا..... وہی اللہ تمہارا رب ہے، ہر
چیز کا خالق، کوئی اور معبود اس کے سوا نہیں، پھر یہ کہاں سے
دھوکا کھا کر تم بھٹک جاتے ہو؟..... اللہ جس نے تمہارے لیے
زمین کو جائے قرار بنایا، آسمان کی چھت تم پر چھائی، تمہاری
سورتیں بنائیں اور خوب ہی صورتیں بنائیں، اور تمہاری غذا کے
لیے پاکیزہ چیزیں جیسا کہیں، وہی اللہ تمہارا رب ہے، بڑا بابرکت
ہے وہ کائنات کا رب، وہی زندہ ہے، کوئی اور معبود اس کے

اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا..... وہ رات کو دن میں پروردگار
ہے اور دن کو رات میں، اُس نے چاند اور سورج کو ایسے غماض
کا پابند بنایا ہے کہ ہر ایک اپنے مقرر وقت تک چلے جاتا ہے۔
یہی اللہ تمہارا رب، بادشاہی اُسی کی ہے، اس کے سوا جن دوسری
ہستیوں کو تم پکارتے ہو ان کے ہاتھ میں ایک ذرے کا اختیار
بھی نہیں ہے، تم پکارو تو وہ تمہاری پکار سن نہیں سکتے، اور سن
بھی لیں تو تمہاری درخواست کا جواب دینا ان کے بس نہیں

تم جو انہیں شریک خدا بناتے ہو اس کی تردید وہ خود قیامت کے دن کر دیں گے۔

وَلَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلُّ لَهٗ قَانِتُوْنَ ... خَرَابَ لَكُمْ مَثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِنْ شَرٍّ اَكْبَرُ فِيْ مَا سَرَدَكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ خَافُوْنَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَهْوَاۗءَهُمْ لِيُغَيِّرَ عَلِمَ ... فَاَقْرَبُ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فِطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا مَبْدِیْلَ لِمَخْلُقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (الرّوم - ۴)

آسمانوں کے رہنے والے ہوں یا زمین کے، سب اس کے غلام اور اس کے تابع فرمان ہیں۔ . . . اللہ خود تمہاری اپنی ذات سے ایک مثال تمہارے سامنے بیان کرتا ہے۔ کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی ان چیزوں کی ملکیت میں تمہارا شریک ہوتا ہے جو ہم نے تمہیں بخشی ہیں؟ کیا ان چیزوں کے اختیارات و تصرفات میں تم اللہ تمہارے غلام مساوی ہوتے ہیں؟ کیا تم ان سے اس طرح ڈرتے ہو جس طرح اپنے باربر والوں سے ڈا کرتے ہو؟ جو کچھ عقل سے کام لینے والے ہیں ان کے لیے تو ہم حقیقت تک پہنچا دینے والی دلیلیں اس طرح کھول کر بیان کر دیتے ہیں، اگر ظالم لوگ علم کے بغیر اپنے بے بنیاد خیالات کے پیچھے چلے جا رہے ہیں۔ . . . لہذا تم بالکل کیسے ہو کر حقیقی دین کے راستے پر اپنے آپ کو

ثابت قدم کرو، اللہ کی فطرت پر قائم ہو جاؤ جس پر اس نے سب انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی خلقت کو بدلنا نہ جائے، یہ حق سید عالم یقیناً مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

ان لوگوں نے اللہ کی عظمت کی برائی کا اندازہ جیسا کہ کرنا چاہیے تھا، نہیں کیا قیامت کے روز یہ دیکھیں گے کہ زمین پوری کی پوری اس کی مٹھی میں ہے اور آسمان اس کے ہاتھ میں سمٹے ہوئے ہیں۔ اس کی ذات منورہ اور بالاتر ہے اس سے کہ کوئی اس کا شریک

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرٍ هٗ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیٰتٌ بِّیْمِیْنِهِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرَکُوْنَ (الزمر - ۷)

ہو جیسا کہ یہ لوگ قرار دے رہے ہیں۔

قُلْ لِلّٰهِ الْحَمْدُ سَرَبَ السَّمٰوٰتِ وَ سَرَبَ الْاَرْضِ
سَرَبَ الْعٰلَمِيْنَ وَ لَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيْمُ (جاثیہ - ۴)

سَرَبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا
فَاعْبُدْهُ وَ اصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ
سَمِيًّا (مریم - ۴)

وَاللّٰهُ غَيَّبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اٰلِيْهِ
يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ
(ہود - ۱۰)

سَرَبَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَاَتَّخِذْهُ وَكِيلًا (الزلزلہ - ۱)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَمَّتْكُمْ اُمَّةٌ وَ اَحَدٌ ذُوْا اَنَا سَرَبُكُمْ
فَاعْبُدُوْا وَ تَقَطَّعُوا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ كُلٌّ اِلٰی نَا
سَاجِدُوْنَ (الانبياء - ۶)

ہے، مگر ان سب کو ہر حال ہماری طرف ہی پلٹ کر آتا ہے۔
اَتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ سَرَبِكُمْ وَ لَا
تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِہِ اَوْیَآءَ اَعْرَافٍ (۱)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ
بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ

پس ساری تعریف شہی کے لیے ہے جو زمین اور آسمان اور تمام
کائنات میں، گہریائی اُسی کی ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں
بھی، اور وہ سب پر غالب و حکیم و دانہ ہے۔

وہ زمین اور آسمانوں کا مالک اور ان ساری چیزوں کا مالک
ہے جو زمین و آسمان میں ہیں، لہذا تو اسی کی بندگی کر اور اس
کی بندگی پر ثابت قدم رہ۔ کیا اس جیسا اور کوئی تیرے علم میں ہے؟

زمین اور آسمانوں کی ساری پوشیدہ حقیقتیں اللہ کے علم میں ہیں
اور سارے معاملات اسی کی سرکار میں پیش ہوتے ہیں، لہذا
تو اسی کی بندگی کر اور اسی پر بھروسہ کر۔

مشرق اور مغرب سب کا وہی مالک ہے، اس کے ہوا کوئی معبود
نہیں، لہذا تو اسی کو اپنا مختار بنائے۔

حقیقت میں تمہاری یہ امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا
رب ہوں، لہذا تم میری ہی بندگی کرو۔ لوگوں نے اس کا ر
ربوبیت اور اس معاملہ بندگی کو آپس میں خود ہی تقسیم کر لیا

پیروی کرو اس کتاب کی جو تمہارے رب کی طرف سے نازل
کی گئی ہے، اور اسے چھوڑ کر دوسرے کارمازوں کی پیروی نہ کرو

کہو اے اہل کتاب آؤ اس بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے
درمیان یکساں ہے، یہ کہ ہم نہ تو اللہ کے ہوا کسی کی بندگی کریں

بِهِ شَيْئًا وَلَا يَخِذْ بِعُضَا بَعْضًا أَسْرَبًا بَابًا مِّنْ
كُذِّبَ اللَّهُ. (آل عمران - ۷۰)

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ إِلَهِ
النَّاسِ (الناس)

نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیں، اور نہ ہم میں سے
کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو اللہ کے سوا پناہ بنا

کہو، میں پناہ ڈھونڈتا ہوں اُس کی جو انسانوں کا رب،
انسانوں کا بادشاہ اور انسانوں کا معبود ہے۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا
صَالِحًا وَلَا يُتْرِكَ لِيُجَادَ تَوَسَّطَهُمْ أَحَدًا (کہف)

پس جو اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ
نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی اور کی بندگی

شریک نہ کرے۔

ان آیات کو سلسلہ وار پڑھنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ قرآن ربوبیت کو بالکل حاکمیت اور سلطان
کا ہم معنی قرار دیتا ہے اور ”رب“ کا یہ تصور ہمارے سامنے پیش کرتا ہے کہ وہ کائنات کا سلطان مطلق اور
لاشریک مالک حاکم ہے۔ اسی حیثیت سے وہ ہمارا اور تمام جہان کا پروردگار، مرئی اور حاجت روا ہے،
اسی حیثیت سے وہ ہمارا کفیل، خبرگیر، مختار کار اور معتمد علیہ ہے، اسی حیثیت سے اس کی وفاداری وہ قدرتی بنیاد
ہے جس پر ہماری اجتماعی زندگی کی عمارت صحیح طور پر قائم ہوتی ہے، اور اُس کی مرکزی شخصیت سے وابستگی تمام
متفرق افراد اور گروہوں کے درمیان ایک امت کا رشتہ پیدا کرتی ہے، اسی حیثیت سے وہ ہماری اور تمام
مخلوقات کی بندگی، اطاعت اور پرستش کا مستحق ہے، اور اسی حیثیت سے وہ ہمارا اور ہر چیز کا مالک، آقا اور فرمانروا
ہے۔ اہل عرب اور دنیا کے تمام جاہل لوگ ہر زمانہ میں اس غلطی میں مبتلا تھے اور اب تک ہیں کہ ربوبیت
کے اس جامع تصور کو انھوں نے پانچ مختلف النوع ربوبیتوں میں تقسیم کر دیا اور اپنے قیاس و گمان سے یہ رائے
قائم کی کہ مختلف قسم کی ربوبیتیں مختلف ہستیوں سے متعلق ہو سکتی ہیں اور متعلق ہیں لیکن قرآن اپنے طاقتور استدلال
سے یہ ثابت کرتا ہے کہ کائنات کے اس مکمل مرکزی نظام میں اس بات کی مطلق گنجائش نہیں ہے کہ اقتدار
اعلیٰ جس خدا کے ہاتھ میں ہے اس کے سوا ربوبیت کا کوئی کام کسی دوسری ہستی سے کسی درجہ میں بھی متعلق ہو۔

اس نظام کی مرکزیت خود گواہ ہے کہ ہر طرح کی رویت اسی ایک خدا کے لیے مختص ہے جو اس نظام کو جوڑ میں لایا ہے۔ لہذا جو شخص اس نظام کے اندر رہتے ہوئے رویت کا کوئی جز کسی معنی میں بھی خدا کے ہوا کسی اور سے متعلق سمجھتا ہے یا متعلق کرتا ہے، وہ دراصل حقیقت سے لڑتا ہے، صداقت سے منہ موڑتا ہے، حق کے خلاف بغاوت کرتا ہے، اور امر واقعی کے خلاف کام کر کے اپنے آپ کو خود نقصان اور ہلاکت میں مبتلا کرتا ہے۔

(باقی)

چند نایاب اسلامی کتابیں قیمتیوں میں حیرت انگیز قیمت

تفسیر القرآن۔ مکمل آٹھ جلدوں میں (اردو) قرآن پاک کی بہترین تفسیر صلی قیمت مکمل سٹ ۲۱ روپیہ آٹھ آنے غیر مجلد۔ رعایتی قیمت جلد ۱۴ روپے۔ غیر مجلد ۱۲ روپے۔ جوہر قرآنی۔ علامہ طنطاوی جوہری مصری کی مشہور تصنیف کا اردو ترجمہ۔ صلی قیمت ایک روپیہ۔ رعایتی قیمت دس آنے۔ کلید خزان قرآنی۔ قرآن پاک کا مکمل انڈکس اسکی مدد سے کسی آیت کا ایک لفظ یا کلمہ یاد ہو تو بلا تامل پوری آیت مع نشان سورت مل جاتی ہے اسکے علاوہ اس کتاب کی مدد سے بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ فلا لفظ کتنی مرتبہ اور کہاں کہاں آیا ہے۔ قیمت رعایتی جلد بیاچر روپیہ۔ انجیل برنباس اس مقدس دراصلی انجیل کا اردو ترجمہ جسکو حاطن دین عیسوی نے عہد تاریک میں نیست نابود کرنے کی انتہائی کوشش کی تھی کیونکہ اس میں حضرت رسول خدا کے ظہور کی تصریح موجود ہے۔ قیمت ڈھائی روپے۔ فاتحہ العلوم تفسیر کبیر مصنفہ امام فخر الدین رازی کی جلد اول کا ترجمہ۔ سورۃ الحمد کی مکمل تفسیر کا اردو ترجمہ۔ کاغذ قدسے بوسیدہ۔ صلی قیمت تین روپے۔ رعایتی قیمت ۲ روپے سیرۃ الرسول معروف بہ سیرۃ بن ہشام کا اردو ترجمہ دو حصوں میں۔ قیمت مکمل سٹ ۲ روپے۔ رعایتی ۱ روپیہ۔ تالیف مہر اکش برائے مکمل جامع تالیف مہر اکش کے مشہور مورخ محمد بن احمد کی مشہور تصنیف کا اردو ترجمہ ۳ جلدوں میں۔ صلی قیمت ۳ روپے۔ رعایتی ۲ روپے۔ نمونہ: محمولہ اک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ تفسیر القرآن کے آڈر کے ساتھ دو روپے پیشگی آنے جائیں۔ ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہوگی۔ تفسیر القرآن بوجہ وزنی ہونے کے بذریعہ پوسٹ پارسل جاسکتی ہے اس کے اپنے قریبی شیش کا نام ضرور لکھیں

نیچر ایڈیٹری لاپور